بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۹ صلح ۱۳۴۷ھش ۱۸ شوال ۱۳۸۷ھ ۱۹ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۰

خدائی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ

جماعتِ احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۶ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

جلسہ میں شرکت کی غیر معمولی سعادت حاصل کرنیوالے ہزارہا خوش نصیب احباب سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعدد پُر معارف خطابات

غلبۂ اسلام کی جدوجہد اور اس کے خوشکن نتائج۔ تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کی از سرِ نو تکمیل اور اس کے نو بنیادی تقاضے

(۳)

جلسہ سالانہ کی ایک نہایت ہی عظیم الشان برکت یہ تھی کہ اس میں شرکت کی غیر معمولی سعادت حاصل کرنے والے ہزارہا خوش نصیب احباب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعدد خطابات سے مستفیض ہونے کا انمول موقعہ میسر آیا۔ اس طرح انہیں قرآنی علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے اپنی جھولیاں بھرنے، ایمان و یقین میں ترقی کرنے غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے سلسلہ میں اپنی نئی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو کر خدمتِ اسلام و خدمتِ سلسلہ کے نئے عزائم اور نئے ولولوں سے مالا مال ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

حضور ایدہ اللہ نے ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء کو صبح دس بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ایک دعائیہ خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے اپنے اس افتتاحی خطاب کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پُرسوز دعاؤں سے فرمایا جو حضور علیہ السلام نے اس للّٰہی جلسہ میں شمولیت کی غرض سے سفر اختیار کرنے والوں کے حق میں کی ہیں اور جو اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے آخر میں درج ہیں۔ حضور نے یہ دعائیں پڑھنے کے بعد واضح فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو خاص اس ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس تعلق میں ہماری سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ جلسہ کے ایام میں ہمارا سارا وقت دعاؤں میں بسر ہو۔ حضور نے فرمایا۔ پس ان بابرکت ایام میں اپنے اوقات کو دعاؤں سے معمور رکھیں۔ اپنے لئے بھی دعائیں کریں اور اپنے ہم وطنوں اور دنیا کے سب بنی نوع انسان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور خاص طور پر یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ملک کو مستحکم سے مستحکم تر بناتا چلا جائے اور اس کے اس استحکام کو غلبۂ اسلام میں ممد بنائے۔

اس کے بعد حضور نے جلسہ پر آنے والے ہزارہا مہمانوں کے لئے کھانے کے انتظام میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر فرمایا (اس کی تفصیل ۱۷ جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے) حضور نے فرمایا جب مجھے یہ رپورٹ ملی کہ لنگرخانہ ہذا کے نانبائیوں نے اچانک کام کرنے سے انکار کر دیا ہے تو ایک لمحہ کے لئے بھی میرے دل میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ کیونکہ جو دل میرے سینہ میں دھڑک رہا ہے۔ وہ ہر ایک بھائی کے سینہ میں بھی دھڑک رہا ہے۔ میں جانتا تھا کہ اگر بھوکا رہ کر بھی جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونا پڑے۔ تو احباب اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ وہ بھوکے رہ کر بھی جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوں گے۔ اور ضرور ہوں گے۔ روٹی نہ ملنے یا کم ملنے کی وجہ سے وہ جلسہ میں حاضر ہونے سے کسی حال میں بھی باز نہیں رہ سکتے۔ حضور نے فرمایا یہ مشکل جو شیطانی تحریک کے نتیجہ میں رونما ہوئی ہے جلسہ میں رکاوٹ ڈالنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ ابتلا جاری رہے اور ابھی کچھ وقت اور ہمیں کھانے کو پورا نہ مل سکے تو اس سے جلسہ کے انعقاد اور خیر و خوبی کے ساتھ اس کے جاری رہنے پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

آخر میں حضور نے جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے ہزاروں ہزار احباب کو نہایت ہی پُرسوز و پُر درد دعاؤں سے نوازا۔ یہ خصوصی دعائیں بھی جلسہ سالانہ کا ایک عظیم الشان ثمرہ تھیں۔ جن سے ہزاروں ہزار حاضر احباب بہرہ ور ہوئے۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ احباب جنہیں قبولیت کے ان بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفۂ برحق کی ان خصوصی دعاؤں کا مورد بننے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور دعا کرانے سے قبل فرمایا کہ آج سب سے اہم دعا جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ دنیا کو ہدایت نصیب ہونے کے سامان پیدا کرے حضور نے اس سلسلہ میں دعا کی تحریک کرتے ہوئے نہایت درد سے فرمایا آپ سمجھ نہیں سکتے کہ دنیا کس قدر نازک دور سے گزر رہی ہے۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء کو دو بجے کے قریب جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پہلے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ الحجر کی آیات ۴۶ تا ۵۰

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْھَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ۝ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ لَا یَمَسُّھُمْ فِیْھَا نَصَبٌ وَّ مَا ھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ ۝ نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ ان آیات میں اس دنیا کا نقشہ بھی کھینچا گیا ہے اور اس دنیا کا نقشہ بھی کھینچا گیا ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

66

ربوہ ۱۸ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال ناساز ہے۔ کل شام بخار پھر ۱۰۱ درجہ تک ہو گیا۔ کھانسی بہت زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے گزشتہ رات نیند بھی پوری طرح نہیں آسکی۔ احباب جماعت ان ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

• حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو پیشاب کی تکلیف ہے۔ اپریشن کے لئے وہ مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب کے ہمراہ کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں۔ احباب کامیاب اپریشن اور کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالرحمٰن انور)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۶۸ء

ہماری فتح دعاؤں سے ہے

ہمارے جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس جلسہ میں صرف علماء کی تقریریں ہی نہیں ہوتیں جو باعث ازدیادِ ایمان بنتی ہیں بلکہ مرکز میں مخلصین کا یہ اجتماع اس لئے بھی ہوتا ہے۔ کہ احباب اسلام کی فتح کے لئے اجتماعی دعائیں کریں۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ کی اقتدا میں جو نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور پھر جلسہ گاہ میں جو دعائیں مانگی جاتی ہیں وہ ہمارے ایمان کے مطابق زیادہ پُر تاثیر اور مثمر بہ ثمرات ہوتی ہیں۔ اس گھڑی دلوں میں زیادہ اضطراب اور تضرع کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور تمام جماعت ایک نقطہ پر جمع ہو کر رب العالمین کے حضور التجائیں کرتی ہے۔ جن کو آسمان کے فرشتے اچک لیتے ہیں اور عرش اعظم پر لے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بار بار واضح کیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں فتح اسلام کا ذریعہ دعا اور صرف دعا ہے۔ یہی وہ کاری ہتھیار ہے جو شیطانی لشکروں پر بھاری ہو کر رہے گا۔ چنانچہ احادیث نبوی سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شیطان پر آخری فتح پانے کے لئے مسیح موعود جو اس زمانہ کا امام ہوگا۔ دعاؤں کا ہتھیار استعمال کرے گا۔

وہ خدا تعالیٰ جس نے بدر میں ۳۱۳ صحابہ کرام کو ایک ہزار سے زیادہ حملہ آوروں کے مقابل فتح نصیب کی تھی وہ دعا ہی تھی۔ سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے میدان میں کھڑے ہو کر گریہ وزاری سے دعا کی تھی کہ اے اللہ اگر آج تیرے بندے شیطان کے ہاتھوں ختم ہو گئے۔ تو دنیا میں تیرا نام لیوا کوئی نہیں رہے گا۔ اور یہ دنیا کلی طور پر شیطان کے قبضہ میں چلی جائے گی۔

اگر سچ پوچھا جائے تو آج بھی مسلمان اقوام کو وہی مرحلہ درپیش ہے جو جنگ بدر میں اور جنگ احزاب میں درپیش ہوا تھا۔ آج وسیع پیمانے پر تمام الحادی قوتیں اللہ تعالیٰ کے نام کو دلوں سے مٹانے کے لئے ہر قسم کے مادی ہتھیار استعمال کر رہی ہیں۔ دنیوی قوتیں تمام کی تمام ان کے ساتھ ہیں ہلاکت کے تمام سامان ان کے پاس موجود ہیں۔ آج تمام غیر دینی اقوام نے کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کا نہ صرف انکار کر دیا ہے۔ بلکہ علی الاعلان دین کو مٹانے کے لئے کھڑی ہو گئی ہیں۔ اور نہ صرف لٹریچر سے بلکہ ہر قسم کی طاقت سے دنیا پر اپنا تسلط جما رہی ہیں۔ اور جہاں جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کا نام ابھی تک لیتے ہیں۔ وہاں وہاں اپنی شیطانی تہذیب کے تیندوے کی تاریں پھینکتی چلی جاتی ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ خود اسلامی ممالک میں بھی ایسے طبقے پیدا ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بجائے مادی طاقتوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک ایک وسیع دنیا ایسے لوگوں سے آباد ہے جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر آج ان تمام اسلامی ممالک کی مادی قوت دفاع صفر ہو چکی ہے۔ ان میں سے کوئی قوم بھی ایسی نہیں جو کسی نہ کسی طرح ان الحادی اقوام کی دست نگر نہ ہو۔ بظاہر مسلمان اقوام آزاد ہیں اپنے اپنے ملک کی واحد مالک ہیں اور ملکی غلامی ختم ہو چکی ہے۔ لیکن وہی زنجیریں جنہوں نے ظاہر میں ملکی غلامی میں انہیں جکڑا ہوا تھا۔ اب اقتصادی اور تہذیبی رنگ میں مسلمان اقوام کے ہاتھ پاؤں باندھتی چلی جاتی ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ ممالک مغربی تہذیب کی چکا چوند سے ایسے اندھے ہو گئے ہوئے ہیں کہ وہ اسلام سے عملاً منحرف ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ان کا ایمان اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ کچے دھاگے کی طرح ذرا سے کھچاؤ سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔

قطعات

یہ مؤذن کی سحر "اللہ اکبر" آواز
آتی ہے خلد کی خوشبوؤں میں بس کر آواز
گلیوں میں شور ہوا "صلِّ علیٰ" کا برپا
اور "قرآن" کی گونج اٹھی ہے گھر گھر آواز
عرش پر اور بھی تسبیح کا ہے جوش و خروش
آتی ہے صاف ملائک کی زمیں پر آواز

ملی ہے جس کو ازل سے طبیعت مگسی
تمام زندگی اس کی فقط ہے بو الہوسی
جہاں میں ایسا بشر خال خال آتا ہے
دلوں کو نرم کرے جس کی آتشیں نفسی

دنیا تمہارے ساتھ ہے کیا ہے ہمارے ساتھ
البتہ ایک دستِ دعا ہے ہمارے ساتھ
کمزور جانتے ہو ہمیں یہ بھی جان لو
قویوں کا جو قوی ہے۔ خدا ہے ہمارے ساتھ

تنویر

ہم مغربی اقوام سے ادھار ہتھیار لے کر ایک دوسرے کے گلے کاٹنے میں مصروف ہیں۔ آج جزیرہ نمائے عرب میں جہاں سے اسلام کا چشمہ پھوٹا تھا مسلمان باہم دست و گریبان ہیں۔ اور یہ لوگ مغربی "ازموں" کے پھندے میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ کہیں اسلامی سوشلزم کے امر سے لگ رہے ہیں۔ تو کہیں اسلامی جمہوریت کا مکارانہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ حالانکہ اسلام نے جو لائحہ حیات پیش کیا ہے۔ وہ ان تمام ازموں سے الگ اور یکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

یعنی جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور خدمت خلق بجا لاتے ہیں۔ اور رسالت پر ایمان رکھتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی فلاح یافتہ ہیں۔

یہاں نہ سوشلزم کی ضرورت ہے اور نہ جمہوریت کی بلکہ صرف ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت اور معاد پر یقین محکم پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ برکات صرف دعاؤں سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ دعاؤں میں وہ طاقت ہے کہ دنیا کا کوئی لشکر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر آج تمام دنیا کے مسلمان "دعا" پر جمع ہو جائیں تو یقیناً وہ ہاتھ شل ہو کر رہ جائیں جو آگ برسانے والے بم تیار کرتے ہیں۔

دنیا کی تاریخ بتاتی ہے اور قرآن کریم نے اس کی مثالیں دے کر تائید فرمائی ہے کہ ایک بندۂ حق کی چھوٹی سی جماعت کی دعاؤں کے سامنے بڑی بڑی شیطانی طاقتیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

67

معرفت الٰہی اور اس کے حصول کے طریق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ

(۳)

مجیب الدعوات :- ان میں سے ایک صفت جس کا بھی معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے اللہ تعالےٰ کا مجیب الدعوات ہونا ہے یعنی دعاؤں کو قبول کرنے والا۔ اور ان کا جواب دینے والا۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ۔ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ۔

(پارہ ۲۰ سورۃ النمل۔ رکوع ۱)

یعنی بتاؤ تو کون کسی بے کس کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے (سوائے اللہ کے) اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور وہ تم (دعائیں کرنیوالوں) کو ایک دن ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا اس کے سوا کوئی اور پرستش کے لائق ہے۔ لیکن تم میں سے تھوڑے ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح فرماتا ہے :-

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

(البقرہ آیت ۱۸۷)

یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو انہیں بتا کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے احکام کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے :-

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔

(المومن آیت ۴۱)

یعنی تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو کہ میں تمہاری دعا سنوں گا جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت سے گریز کرتے ہیں اور دعا کرنا نہیں چاہتے وہ یقیناً ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اس آیت سے تھوڑا آگے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں

ھُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(المومن آیت ۶۴)

یعنی وہ زندہ ہے اور دوسروں کو زندگی دینے والا ہے۔ اسکے سوا کوئی عبادت اور محبت کے لائق نہیں۔ تم اسی کو پکارو اس کے لئے عبادت اور محبت کو خالص کرتے ہوئے۔ وہ اللہ ہی سب تعریف کا مالک ہے جو رب العالمین ہے اسلئے اسی سے اپنی حاجات مانگو۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو حکم فرماتا ہے کہ وہ اس کے جناب میں اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دعائیں کریں تا اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوا ان کی حاجتوں کو پورا کرے۔ اور ایسا نہ کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کرتے اور جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ اس صفت کو اپنے لئے خصوصی قرار دیتا ہوا معبودانِ باطلہ کے متعلق فرماتا ہے کہ نہ وہ تمہاری دعائیں سنتے ہیں اور نہ ان میں دعاؤں کے قبول کرنے کی طاقت ہے۔ یہ طاقت صرف خدا تعالےٰ میں ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَھُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ وَمَا ھُوَ بِبَالِغِہٖ۔ وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ۔

(الرعد آیت ۱۵)

یعنی اصل پکارنا صرف خدا کو پکارنا ہی ہے۔ جن کو یہ لوگ خدا کے علاوہ پکارتے ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ وہ ان کی کسی دعا کا جواب نہیں دے سکتے۔ اور ایسے دعا کرنے والوں کا یہ فعل اس شخص کی طرح ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلاتا ہے کہ وہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن وہ پہنچ نہیں سکتا۔ اور کافروں کی دعائیں اسی طرح ضائع جاتی ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ میرے حضور میں دعائیں کیا کرو تا تمہاری حاجتیں پوری ہوں بلکہ دعا کے آداب بھی بیان فرمائے ہیں جو مختصراً یہ ہیں :-

اوّل - اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ دعا مانگنے والے میں حقیقی اضطراب ہو اور وہ اس طور سے خدا تعالےٰ سے مانگے جس طرح ایک ڈوبتا ہوا انسان اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ اس وقت وہ جانتا ہے کہ اگر کوئی میری مدد کے لئے نہ آیا تو میری زندگی ختم ہو جائے گی۔ اس کی آواز اپنے اندر انتہائی درد اور سوز اور گھبراہٹ رکھتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق آتا ہے کہ وہ مسجد میں اس طرح دعائیں مانگتے تھے جس طرح ہنڈیا آگ پر ابلتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ گواہی دیتے ہیں

دلم می لرزد چو یاد آورم
مناجات شوریدہ اندر حرم

(الہام)

ترجمہ :- میرا دل کانپنے لگتا ہے جب میں اس عاشق کی مناجات یاد کرتا ہوں جو اس نے حرم میں کی تھیں۔

یہ مجازی رنگ میں اللہ تعالےٰ نے ان دعاؤں کی تعریف فرمائی ہے جو آپ کرتے تھے۔ ایک شعر میں آپ فرماتے ہیں ؎

شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

دوم :- فلیستجیبوا لی - پس چاہیئے کہ دعا کرنے والے میرے احکام کی اطاعت کریں۔ دعا کی قبولیت کے لئے اللہ تعالےٰ کا مطیع اور فرمانبردار ہونا ضروری شرط ہے۔ اطاعتِ الٰہی سے باہر نکلنے والے اور سرکش انسان کی دعا نہیں سنی جاتی۔ انسان بھی صرف اپنے فرمانبرداروں کی ضرورتوں کی طرف دھیان رکھتا ہے اور ان کی بات کی طرف توجہ دیتا ہے۔

سوم :- والیؤمنوا بی - دعا کرنے والے کو یہ یقین ہو کہ اللہ تعالےٰ مجیب ہے۔ یعنی دعائیں سنتا ہے۔ غفور ہے۔ انسانوں کے گناہ بخشتا ہے۔ رحیم ہے۔ انسانوں پر رحم فرماتا ہے۔ قادر ہے۔ عاجز انسانوں کے لئے اپنی قدرت دکھاتا ہے۔ سمیع اور بصیر ہے یعنی ہماری چیخ و پکار کو سنتا اور ہماری حالت کو دیکھتا ہے۔ رؤوف ہے یعنی بڑا ہی شفقت کرنے والا ہے۔ توّاب ہے یعنی عاجز بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ کو قبول فرما کر اس کی طرف بہت جھکنے والا ہے۔ اسیطرح باقی صفاتِ الٰہیہ پر اسے یقین ہو۔ اور مایوسی کو قریب نہ آنے دے کیونکہ خدا تعالےٰ وھّاب بھی ہے یعنی بہت دینے والا۔ وہ سوال کو ردّ نہیں کرتا۔ پس وہ استقلال کے ساتھ اور پورے یقین کے ساتھ دعائیں لگا رہے اور کسی وقت بھی مایوس نہ ہو۔

چہارم :- اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ والے گروہ میں نہ آئے یعنی عاجزی اور فروتنی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور میں جھکے اور کسی طور سے محسوس نہ کرے بلکہ اس کے در کا ابدی بھکاری اپنے آپ کو سمجھے۔ انسان کی اس حالت میں کبر حائل ہو جاتا ہے۔ اس کبر کو پوری طرح دور کرنے اور اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے در کا فقیر سمجھے۔

پنجم :- لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔ کامل اخلاص کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف جھک کر مانگے۔ کوئی اور اس کی نگاہ میں خدا کا شریک نہ رہے۔ نہ امید میں۔ نہ خوف میں۔ اور نہ محبت میں صرف خدا ہی کی ذات اسے حاجتیں پورا کرنے والی نظر آئے۔ گویا توحید کا غلبہ ہو اور کامل اخلاص اور وفاداری ہو۔ ایسے

شخص پر اللہ تعالےٰ بہت فضل و کرم کرتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

یہ بات اپنے عاجز بندوں پر ظاہر کرنے کے لئے کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں قبولیتِ دعا کی بہت سی مثالیں بھی دی ہیں۔ ایک جگہ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ۔ وَنَجَّيْنَاهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ۔ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ

(الصافات آیت ۷۶ تا ۸۲)

ترجمہ:۔ اور ہمیں نوح نے پکارا تھا پس ہم کیسا اچھا جواب دینے والے ہیں۔ ہم نے اس کو اور اس کے اہل کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی۔ اور صرف اسی کی اولاد کو دنیا میں باقی رکھا۔ اور اس کے بعد میں آنے والی قوموں میں اس کے ذکرِ خیر کو قائم کیا۔ سلامتی ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔ ہم خوبصورتی سے نیکی کرنے والوں کو اسیطرح جزا دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ یہ کیسا محبت بھرا جواب ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کا خدائے عظیم کی طرف سے دیا گیا۔

اس سے آگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے صالح اولاد ہونے کے لئے دعا کی اور اللہ تعالےٰ نے اسے قبول کرتے ہوئے انہیں ایک حلیم بیٹا حضرت اسمٰعیلؑ دیا۔ اس سے آگے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی اور اس کی قبولیت کا ذکر ہے۔ اور فرماتا ہے:۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(الصافات آیت ۱۰۹ تا ۱۱۲)

یہ انہی آیات کی طرح ہیں جو حضرت نوحؑ کے متعلق ہیں۔

اسیطرح سورۂ انبیاء رکوع ۶ میں بہت سے نبیوں کی دعاؤں کی قبولیت کا ذکر ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے شروع کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ اُسنے بھی ہمیں پکارا اور ہم نے اس کی تکلیف کو دُور کیا۔ اور عبادت گزاروں کے لئے اسے موجب نصیحت بنایا کہ وہ بھی خدا تعالےٰ کی صفت مجیب سے اسیطرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ اسے بھی ہم نے غم سے نجات دی۔ اور ہم مومنوں کو اسیطرح نجات دیا کرتے ہیں۔ پھر حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس کی دعا کو سنتے ہوئے ہم نے اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔ آخر میں حضرت مریم علیہا السلام کو بیٹا دینے کا ذکر فرمایا۔

یہ مثالیں تو انبیائے سابقین علیہما السلام کی ہوئیں۔ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین کی دعاؤں کو قبول کرنے میں تو اللہ تعالےٰ نے ایک نرالی شان دکھائی۔ آپ کی زبان مبارک کو وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (النجم) فرما کر اپنی زبان قرار دے لیا اور اس میں سے نکلی ہوئی ہر دعا کو قبول فرمایا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کے لئے وہ کام کرنا بھی ممکن نہ ہوتا جو آپ کے سپرد کیا گیا تھا۔ یعنی تمام جہان کو شرک کی تاریکیوں سے نکال کر توحیدِ الٰہی سے منور کرنا اور حد درجہ بگڑی ہوئی مخلوقِ خدا کی اصلاح کرنا۔ جیسے یہ کام بے نظیر تھا ویسے ہی آپ کی دعاؤں کی قبولیت بے نظیر تھی۔ کفر اپنی ساری طاقت کے ساتھ بار بار آپ کے مقابل میں آیا اور شکست کھاتا رہا۔ جنگِ بدر کے موقعہ پر جو آپ نے دعا فرمائی وہ دلوں کو ہلا دینے والی تھی اور اللہ تعالےٰ نے اسے قبول فرماتے ہوئے فرشتوں کی فوجیں آپ کی مدد کے لئے بھیج دیں۔ اور کفارِ مکہ کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی۔ اسیطرح آخر تک ہوتا چلا گیا۔ پھر آپ کی دعاؤں کے طفیل پشتوں کے بگڑے ہوئے عباد الرحمٰن اور اولیاء اللہ بن گئے۔ شراب کے نشے میں مخمور رہنے والے اللہ تعالےٰ کی محبت کے نشے میں کھوئے گئے۔ گناہوں میں ملوث انسان کھرے سونے کی طرح ہو گئے۔ غرضیکہ انسانوں کی کایا پلٹ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ بِقَدْرِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلٰى الْاَبَدِ۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آبِ و آتش کی تاثیر سے بڑھکر ہے۔ بلکہ اسباب طبیعہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

(برکات الدعا صفحہ ۷۶)

اس ہمارے زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی اس صفت کا خوب مظاہرہ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل ظلیت کا مقام دیا گیا اور آپ کی دعائیں بھی عجیب طور سے سنی گئیں۔ اس قبولیت کے نظارے ہمیں آپ کی زندگی میں شروع سے آخر تک قدم قدم پر نظر آ رہے ہیں۔ آپ نے اوائل میں ہی چالیس دن کا چلّہ ہوشیار پور میں کیا جس میں تمام دنیا سے منقطع ہو کر دعائیں کیں۔ ان کا جو جواب اللہ تعالےٰ نے دیا وہ یہ ہے:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اس کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

وہ تضرعات بھی کیا ہوں گی جو خدا کے مسیح نے اس کامل علیحدگی میں کیں۔ اور وہ قبولیت بھی کیا ہے جو خدا تعالےٰ نے ان تضرعات کو بخشی۔ یہ قبولیت اس وقت سے ظاہر ہونی شروع ہوئی اور قیامت تک ظاہر ہوتی چلی جائے گی دراصل خدا تعالےٰ کی یہ صفت ہی خدا تعالےٰ کے وجود پر اور اس کے اپنے بندوں کے ساتھ تعلق رکھنے پر اور اس کی قدرتوں پر شاہد ناطق ہے۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے عاجز بندوں کے لئے کتنا جھک آتا ہے۔ اور ان سے پیار کی باتیں کرتا ہے اور ان کے بگڑے ہوئے کام ٹھیک کرتا ہے اور ان کے لئے اپنی قدرتیں دکھاتا ہے۔ حقیقی معرفتِ الٰہی کا راستہ یہی صفتِ مجیب ہے۔

درخواستِ دعا

میری بچی عزیزہ بشریٰ قریباً دو سال کی ہو گئی ہے لیکن وہ ابھی تک سُن نہیں سکتی اس لئے اس نے ابھی بولنا بھی شروع نہیں کیا۔ کانوں کے ماہر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بظاہر اس کے کان کی بناوٹ یا کان کے پردوں میں کوئی نقص نظر نہیں آتا اس لئے دوا سے زیادہ دعا کی ضرورت ہے۔ تمام احباب جماعت خصوصاً بزرگانِ سلسلہ میری بچی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے اسے سننے اور بولنے کی قوت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

طالبِ دعا
داؤد احمد سیٹھی جہلم

احباب جماعت سے ایک ضروری اپیل

68

وقف عارضی میں جلد شمولیت اختیار فرمائیں

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

انسان کی زندگی محدود اور عارضی ہے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کب بلاوا آ جائے گا اس لئے عقلمندی اسی میں ہے کہ انسان ہر وقت تیار رہے۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اولاد کو ہمیشہ یہ وصیت کرتے آئے ہیں فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہ تم پر اس وقت موت آئے کہ جب تم فرمانبردار ہو۔ اس وصیت کے یہ معنے ہیں کہ ہر لمحہ فرمانبرداری میں گزارو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ موت کب آ جائے۔

زندگی کا بہترین مصرف یہی ہے کہ اسے زندگی عطا کرنے والے خدا کے حکم کے مطابق بسر کیا جائے اور زندگی کے اوقات کو دین کی خاطر خرچ کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ سارے مومن ساری زندگی دین کے لئے وقف نہیں کر سکتے یہ سعادت تو کچھ حصے کو ہی ملتی ہے قرآن مجید نے ان لوگوں کے حالات کی مجبوری کے پیش نظر یہ ضروری قرار دیا ہے کہ کم از کم ایک گروہ امت کا اپنے سارے اوقات دین کی خدمت کے لئے خرچ کرنے والا ہو۔ باقی مومنوں کی یہ ذمہ داری ضروری ٹھہرائی گئی ہے کہ ان کے اوقات دنیوی کاروبار کرتے ہوئے بھی تقوے کے ساتھ بسر ہوں اور ان کے اوقات کا بھی ایک حصہ تو بہرحال وقف ہونا لازمی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کی تربیتی ضرورتوں کے پیش نظر ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقفین وقف عارضی کا مطالبہ فرمایا ہے حضور فرماتے

"میں آج پھر بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت رہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(الفضل ۲ نومبر ۶۷ء)

یہ بات بہت خوشکن ہے کہ احباب نے ایک دفعہ اس تعداد کو پورا کر دیا ہے جزاھم اللہ خیراً۔ لیکن حضور ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد ہر سال کے لئے پانچ ہزار واقفین کا ہے اور تربیتی ضرورتوں کا یہی تقاضا ہے بلکہ یہ کم از کم مطالبہ ہے اس مطالبہ کو پورا کئے بغیر تربیتی مقاصد پورے نہیں کئے جا سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

"وقف عارضی میں مجھے ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقف چاہئیں اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے۔"

(الفضل ۱ اگست ۶۶ء)

اب نیا ہجری شمسی سال شروع ہو گیا ہے نئے عزم اور نئی ہمتوں کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہونا ضروری ہے ہر احمدی بھائی کو ابھی سے نیت کر لینی چاہیئے کہ وہ اس سال کے دوران کم از کم دو ہفتے ضرور خدمت دین میں صرف کرے گا۔ وقف عارضی کے یہ دو ہفتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال کے باقی پچاس ہفتوں کے لئے بھی برکتوں کا موجب ہوں گے۔ وقف عارضی کے فارم پُر کرنے کے لئے آپ دفتر سے فارم فوراً طلب فرمائیں۔ اور فارم پُر کر کے ثواب میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو توفیق بخشے کہ وہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہہ کر وقف عارضی کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ آمین۔

نائب ناظر اصلاح و ارشاد
ربوہ۔ پاکستان

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی چوہدری محمد افضل صاحب کو ۳۰ دسمبر کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری سربلند خان صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچہ کی صحت اور نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد اجمل شاہد
مربی سلسلہ کراچی

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے مخلصین کے گرانقدر عطیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے عطیات کے وعدہ جات کی ادائیگی کے متعلق اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳/۱/۶۸ میں اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ گذشتہ سال وعدوں کا ۱/۵ ادا کرنے کے بعد جو ۴/۵ باقی ہے اس کا ۳/۵ دوست دوسرے سال میں ادا کر دیں۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے جہاں اخبار کے ذریعہ احباب کو یاددہانی کروائی جاتی رہی ہے وہاں بڑی بڑی رقوم کا وعدہ کرنے والے احباب کو انفرادی طور پر بھی یاددہانی کروا کر ان کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا کہ وہ حضور کے منشاء مبارک کو جلد تر پورا کرنے کی سعی فرما کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

۱۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنا پہلا وعدہ ۲۵ ہزار جنوری ۶۷ء تک پورا کر دینے کے بعد مزید پندرہ ہزار روپیہ پیش کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اب آپ نے وعدہ کا یہ اضافہ بھی ادا فرما دیا ہے۔ اس طرح آپ کی طرف سے چالیس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ فاؤنڈیشن کو مل چکا ہے۔

۲۔ محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن نے اپنے پندرہ ہزار روپیہ کی پہلی قسط پانچ ہزار روپیہ گزشتہ سال ادا کر دی تھی دوسری تہائی سال رواں میں پہلے ادا فرما چکے تھے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے ایک ہزار مزید گزشتہ دنوں ادا فرما دیا ہے گویا پندرہ ہزار کے وعدہ میں سے گیارہ ہزار روپیہ ان کی طرف سے ادا ہو چکا ہے۔

۳۔ محترم خان عباس احمد خان صاحب نے اپنے وعدہ پندرہ ہزار کا ایک تہائی گزشتہ سال ادا فرما دیا ہے۔ ایک ہزار اب ادا فرما دیا ہے اور اس کوشش میں ہیں کہ جلد مقررہ معیار پہلے تہائی ادائیگی کو پہنچا دیں۔

۴۔ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور اور ان کے بھائی رشید احمد صاحب کاہلوں نے اپنے وعدہ بیس ہزار میں سے ۱۴۵۰۰/- روپیہ ادا فرما چکے ہیں اور بقیہ رقم جلد ادا کرنے کی کوشش میں ہیں۔

۵۔ محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے اپنے خاندان کی طرف سے پانچ ہزار کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس میں سے دو ہزار روپیہ آپ گذشتہ سال ادا فرما چکے تھے ۱۸۰۰/- روپیہ اب ادا فرما دیا ہے جو دوسرے سال کے لئے مقررہ معیار ادائیگی سے کچھ زیادہ ہے۔

اور بھی بہت سے احباب اپنے وعدوں کی ادائیگی اس معیار پر کر چکے ہیں اور بہت سے اس کے لئے کوشش فرما رہے ہیں جزاھم اللہ تعالیٰ۔ ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن۔ فاؤنڈیشن کے لئے عطیہ کا وعدہ کرنے والے جملہ احباب سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی خواہش کے مطابق مقررہ معیار پر لانے کی سعی فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماوے۔ آمین

جماعتوں کے عہدیداران مال و صدر صاحبان اور امراء کرام سے گذارش ہے کہ وہ براہ مہربانی احباب کو اس کے لئے یاددہانی فرماتے رہا کریں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

موٹے اندازہ کے مطابق دوسرے سال کے آخر تک وعدہ کا قریباً ۳/۵ ادا ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دورہ انسپکٹران مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۱۔ مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۱۹/۱/۶۸ سے ضلع ساہیوال کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ عہدہ داران سے درخواست ہے کہ انسپکٹر صاحب کے ساتھ پورا تعاون فرمایا جاوے۔

۲۔ مکرم ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر انصار اللہ مورخہ ۱۹/۱/۶۸ سے اضلاع ملتان نواب شاہ اور خیرپور کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ عہدہ داران سے درخواست ہے کہ انسپکٹر صاحب کے ساتھ ہر طرح تعاون فرمایا جاوے

(برائے صدر مجلس انصار اللہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جامعہ احمدیہ میں تین اہم تقاریر

ماہ نومبر میں جامعہ احمدیہ میں تین نہایت اہم تقاریر ہوئیں۔ ان کی مختصر روداد درج ذیل کی جاتی ہے:۔

۱۔ ما رأیت فی لبنان۔ (میں نے لبنان میں کیا دیکھا)

اس عنوان کے تحت مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے عربی زبان میں خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ وہاں بہت سے جامعات ہیں اساتذہ محنت سے پڑھاتے ہیں۔ لبنان میں مساوات پائی جاتی ہے۔ وہاں پردہ کا رواج نہیں ہے۔ صفائی خوب ہے۔ اسلامی شعار کی پابندی عام طور پر نہیں کی جاتی۔ آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ وہاں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے کئی مواقع ہیں۔

۲۔ تنزانیہ میں تبلیغ اسلام

اس عنوان کے تحت مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے ۱۹ نومبر کو اردو زبان میں خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں تنزانیہ میں اثنا عشری فرقہ کی جماعت احمدیہ کے خلاف حاسدانہ کارروائیوں اور ان کے نتائج کا کسی قدر تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ فرقہ کھلے طور پر ہماری مخالفت میں حصہ لے رہا ہے اس ضمن میں آپ نے اس فرقہ کے چند علماء سے گفتگو اور مباحثات کے دلچسپ واقعات بھی سنائے کہ جن میں بالآخر انہوں نے فرار میں ہی نجات سمجھی۔

۳۔ امریکہ میں اسلام (Islam in the U.S.A)

مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب بنگالی مبلغ امریکہ نے اس عنوان کے تحت انگریزی زبان میں ۲۹ نومبر کو تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ امریکہ میں تبلیغ ایک لحاظ سے نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ وہاں کے لوگ مادیات اور مادیت میں بہت ترقی یافتہ ہیں۔ جس کے باوجود قدرتی طور پر اُن کی توجہ مذہب کی طرف کم ہے۔ تاہم وہ متحمل مزاج اور خوش اخلاق ہیں۔ گفتگو غور سے سنتے ہیں اور اگر لٹریچر دیا جائے تو شکریہ کے ساتھ وصول کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ہم زیادہ تر لٹریچر کے ذریعہ اور پریس سے رابطہ قائم رکھ کر تبلیغ کرتے ہیں۔

(سیکرٹری اشاعت الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایوان محمود

بہت سے احباب جماعت نے کمال اخلاص کے ساتھ ایوان محمود کی تعمیر کے لئے ۳۱۳/- روپے یا زائد رقوم کے گرانقدر وعدے ارسال فرمائے تھے۔ توقع تھی کہ وہ جلد ہی یہ تمام رقوم ادا کر دیں گے مگر ابھی تک تقریباً ۷۵/- روپے قابل ادا ہیں۔ اور مجلس اس سلسلہ میں ۶۰/- روپے کی مقروض ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں تعمیر کا کام آخری مراحل سے گزر رہا ہے۔ اور رقم نہ ہونے کی وجہ سے رفتار تعمیر بھی کم ہو چکی ہے اس لئے جملہ وعدہ کنندگان سے تعاون کی درخواست ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ یہ مال جلد از جلد مکمل ہو اس لئے حضور اس کام میں مجلس کو ذاتی دلچسپی سے نوازتے رہے ہیں اور اب تک جو احباب ادائیگی نہیں فرما سکے ان کے اسماء کی فہرست بھی حضور ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

ان امور کے پیش نظر جملہ بقایا داران سے مؤدبانہ مگر پرزور اپیل ہے کہ جلد از جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدہ سامان: جلسہ سالانہ سے واپسی پر ۱۴ جنوری کی شام کو ۵ بجے کے قریب ربوہ بس سٹینڈ سے لاہور جانے والی بس پر ہماری ایک عدد سامان سے بھری ہوئی بوری (جس میں بچوں اور عورتوں کے قیمتی پارچات کے علاوہ ایک سوٹ بھی تھا) کسی دوسری بوری سے جس میں چند برتن ہیں تبدیل ہو گئی ہے ہماری بوری جن صاحب کے پاس ہو۔ براہ کرم ذیل کے پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ خرچ فوری ادا کر دیا جائیگا۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں اور بھائیوں کو مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۵۱ - محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ
منجانب خاوند سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم .. — .. ۳

۵۵۲ - مکرم الحاج عبدالکریم صاحب جوہر آباد کراچی .. — .. ۳

۵۵۳ - " " منجانب اہلیہ خود صغریٰ رشیدہ سلطانہ صاحبہ مرحومہ .. — .. ۳

۵۵۴ - محترمہ بیگم کرنل محمود الحسن صاحب لاہور چھاؤنی (مزید) .. — .. ۵

۵۵۵ - محترمہ بیگم ملک صفدر علی خان صاحب کراچی .. — .. ۳۰۸

۵۵۶ - محترمہ ڈاکٹر تنویر الاسلام صاحبہ بنت ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی .. — .. ۳

۵۵۷ - محترمہ عفت ضیاء صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ صاحب ضیا
منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ " .. — .. ۳۳۰

۵۵۸ - محترمہ نذیرہ ناہید صاحبہ اہلیہ محمد اسلم گلگشت کالونی ملتان .. — .. ۳

۵۵۹ - محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہور حسین مرحوم چک ۶۶ ضلع لائلپور
معہ دختر زکیہ بیگم صاحبہ مرحومہ .. — .. ۴

۵۶۰ - محترمہ بیگم میجر بشیر احمد صاحب پراچہ مرحوم سرگودھا .. — .. ۳

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کے سال رواں کا دوسرا مہینہ گذر چکا ہے۔ لیکن بہت سی ایسی مجالس ہیں جن کی طرف سے ابھی تک چندہ ماہ نومبر بھی مرکز میں نہیں پہنچا۔ قائدین حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلد از جلد ماہ نومبر و دسمبر کا چندہ اور گذشتہ سال کے بقایا جات وصول کر کے مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے برادرم منور احمد صاحب کو ۱۵ جنوری ۶۸ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کے دادا محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ عزیز پور ڈگری کوٹلی اور چچا صوفی رحمت اللہ صاحب آف گھٹیالیاں کی نواسی ہے احباب جماعت بچہ کی صحت و سلامتی اور بچہ کے والدین کے اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مربی دفتر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ مبارکہ بیگم کی صحت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ والد صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں نیز خاکسار تین ماہ سے کسی بابرکت کام کی تلاش میں ہے۔

محمد بشیر آزاد منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۲۔ میں آجکل ایک پریشانی میں مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پریشانیوں سے مخلصی عطا فرما کر بہتر طور پر خدمت دین کا موقع عطا فرمائے آمین ثم آمین (حکیم محمد اسمٰعیل ربوہ)

۳۔ میری چھوٹی لڑکی عارضہ خسرہ شدید بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں (اللہ دتہ بارہ مولے)

۴ یا اطلاع ہی دے دی جائے تاکہ منگوانے کا انتظام کر لیا جائے۔

شیخ عبدالماجد ابن حضرت مولانا شیخ عبدالقادر مرحوم ۵ گلی نمبر ۲
حاج پارک سلطان پورہ لاہور

— بقیہ لیڈر ص۲ —

سرنجم ہوتی رہی ہیں۔ دنیا کے سازوسامان خواہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں دعاؤں کے مقابلہ میں ہیچ ہوتے رہے ہیں۔ ہزاروں شداد نمرود و فرعون دنیا میں نمودار ہوئے ہیں جن کے مقابلہ میں ایک کمزور بندۂ حق فتح یاب ہوتا رہا ہے۔ بدی کی اتحادی طاقتیں ہمیشہ ناکام ہوتی چلی آئی ہیں۔ مگر یہ اسی وقت ہوا ہے۔ جب عباداللہ اپنی بظاہر کمزور دعاؤں کے سہارے پر ان کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ان زمانوں کے معترضین بھی آج کے فرعونوں سے بلحاظ اپنے زمانہ کے کم نہیں ہوتے تھے۔ وہ بھی اپنے زمانہ کی بے انتہا طاقتوں کے مالک ہوتے تھے۔ اور بندگانِ حق ان کے مقابلہ میں مادی طاقت کے لحاظ سے صفر ہوتے تھے۔ مگر ہر بار یہی اثر ہوتا رہا ہے۔ کہ مادی طاقتوں کو دعاؤں کے مقابلہ میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ کیونکہ دعاؤں کی تاثیر سے وہ قوت حرکت میں آتی رہی ہے۔ جو ان مادی طاقتوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ جن پر شیطان دھکے سے قابض ہو جاتا رہا ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ اس کو پورا موقعہ دیتا رہا ہے کہ وہ ان طاقتوں کو آخری حد تک آزمالے یہاں تک کہ جب دنیا بالکل ہلاکت کے گڑھے میں گرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ایک ہی وار میں اس کے غرور و رعونت کا قلع و قمع کر دیتا ہے۔

آج بھی شیطان بڑھتی ہوئی مادی طاقتوں کو لے کر میدان میں کھڑا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی غیرت کو للکار رہا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کو مدد کے لئے پکاریں۔ یقیناً وہ ہماری مدد کو اسی طرح آئے گا جس طرح وہ پہلے ہزاروں بار بندگانِ حق کی مدد کو آتا رہا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے بار بار یقین دلایا ہے کہ

"انی مع الافواج اتیک بغتۃ"

یعنی میں اچانک فوج لے کر تیری مدد کو آؤں گا انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہی ہوگا ہماری دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔ وہ اجتماعی دعائیں جو ہم نے جلسہ سالانہ میں ربوہ میں مانگی ہیں ضرور اپنا اثر دکھائیں گی۔

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

روحانی نہر

۔۔ الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔

۔۔ آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

پیٹ میں سوراخ

کرکے جانوروں کے اپھارہ کا علاج کرنا جبکہ "اکسیر اپھارہ" سے منٹوں میں گیس خارج ہو جاتی ہے بڑی غلط بات ہے۔ اپنے علاقہ میں اکسیر اپھارہ کو متعارف کروا کر ثواب اور نفع کمائیں۔ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت ہے۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ، درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (۱/۵۰) بذمہ کمپنی۔ (نوٹ) علاوہ ازیں حیوانات کی ہر قسم کی امراض کی مجرب ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ نسخہ جات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگس لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

69

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسیطرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اعلانِ نکاح

عزیزم برادرم آفتاب احمد خان ابن ڈاکٹر عبدالقادر صاحب مرحوم دارالقادر فیکٹری ایریا ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ شوکت آرا بیگم بنت شیخ منظور علی صاحب مرحوم و ہمشیرہ محترم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف عدن + ربوہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک فرمایا۔

احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام سے خصوصاً درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر ثماتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

خاکسار غلام احمد خان
دارالقادر فیکٹری ایریا۔ ربوہ

اعلان گمشدگی رسید بک

مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ چک ۲۵۹ ضلع ملتان نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک نمبر ۱۴۲۳۷ جو کہ رسید نمبر ۹۸ تک استعمال ہو چکی ہے گم ہو گئی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس رسید بک پر کوئی چندہ نہ دیا جائے۔ نیز اگر کسی دوست کو مذکورہ رسید بک ملے تو وہ فوری طور پر نظارت بیت المال کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہر قسم سامان بجلی تیار کرنے والی فرم
ایس۔ ایس۔ آئی
مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیئر شوتھری پن
پلگ دوپن مسالہ و پورسلین ہینڈل شو دوپن
شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

جماعتِ احمدیہ کا چھہترواں لٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اللہ تعالےٰ نے بتایا یہ ہے کہ جب اِس دنیا میں تمہارے لئے جنت مقدّر ہو جائے گی تو تم محسوس کرو گے کہ تم بعض صفات سے متصف ہو چکے ہو اور ایک لحظہ کے لئے بھی ان سے جدا ہونا نہیں چاہتے۔ اگر یہ نہیں تو تم خطرہ کی حالت میں ہو شیطان کسی وقت بھی تم پر حملہ کر سکتا ہے۔ اور تمہیں جنت سے محروم کر سکتا ہے۔ پس عاجزی، تذلل اور تضرع کے ساتھ اپنے رب کی طرف جھکو اور اس سے یہ چاہو کہ وہ تمہیں اِس جہان میں بھی اور اُس جہان میں بھی جنّاتِ عیون میں داخل کرے۔ اُن لوگوں کی صفات کو واضح کرتے ہوئے جن کے لئے جنت مقدّر کی جاتی ہے حضور نے فرمایا وہ شخص جسے دین کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے میں تکان محسوس ہو، وہ شخص جس میں دوسروں سے حسد پیدا ہونے لگے، وہ شخص جو اخوت کا جذبہ اپنے دل میں نہیں پاتا، وہ شخص جو اپنے بھائیوں کے لئے امن اور سلامتی کی دعائیں کرتا وہ خطرہ میں ہے اور عند اللہ جنّات عیون کا وارث قرار نہیں پا سکتا۔

حضور کی پہلی تقریر

جلسہ سالانہ میں ۱۲ جنوری ۶۸ء کو حضور ایدہ اللہ نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد احباب کو ایک تفصیلی خطاب سے نوازا۔ حضور کی یہ تقریر حسبِ معمول غلبۂ اسلام اور جماعتی ترقی سے تعلق رکھنے والے متفرق امور کے بارہ میں تھی۔ حضور نے اِس تقریر کے شروع میں سلسلہ کے بعض رسائل اور حال ہی میں شائع ہونے والی بعض کتب خریدنے اور ان سے استفادہ کرنے کی تحریک فرمائی۔ بعد ازاں تحریک وقفِ عارضی، فضلِ عمر فاؤنڈیشن، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے تحت انجام دئے جانے والے کاموں اور ان کے خوشکن نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اِس ضمن میں احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر کے آخر میں حضور نے اپنے حالیہ سفرِ یورپ کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ جب حضور نے اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی کامیابیوں کا ذکر فرمایا تو فضا بار بار پُرجوش اسلامی نعروں سے گونج اٹھتی رہی۔

وقفِ جدید کے کام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ اِس تحریک کے تحت رضاکارانہ بنیادوں پر اتنا کام ہو چکا ہے کہ اگر اسے ایک عام مزدور کی تین روپے یومیہ اجرت کے حساب سے شمار کیا جائے تو کئی لاکھ روپے اجرت بنتی ہے۔ اور اگر وقت کا حساب لگایا جائے تو یہ ایک شخص کا دو صدیوں کا کام بن جاتا ہے۔ وقف عارضی کے تحت آئندہ انجام دئے جانے والے کام کی اہمیت اور وسعت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا سالِ رواں میں کم از کم ساڑھے سات ہزار واقفین کی ضرورت ہے اس لئے ضروری ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو وقف کریں۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں حضور نے اِس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ دنیا بھر کی جماعتوں نے بہت فراخدلی سے اِس میں حصہ لیا ہے۔ اِس کے تحت تیار کئے گئے منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خطباتِ عیدین کی ایک جلد عنقریب شائع ہو جائے گی۔ اِس کے بعد خطباتِ نکاح، خطباتِ جمعہ اور دیگر تقاریر شائع کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ حضور نے اِس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک جامع سوانح حیات بھی زیرِ تدوین ہے اور اس بارہ میں ابتدائی کام مکمل ہو گیا ہے۔ ایک عظیم الشان لائبریری تعمیر کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے جس میں کم از کم ۵۰ ہزار کتب ہوں گی۔ نیز ایک ریڈنگ روم اور تحقیق کرنے والوں کے لئے علیحدہ کمرے بھی تعمیر کئے جائیں گے۔

حضور نے تحریک جدید کے تحت قائم شدہ تبلیغی مشنوں اور ان کے ذریعہ انجام پانے والی غلبۂ اسلام کی جد و جہد کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا اور آخر میں سفرِ یورپ کے حالات بیان کرتے ہوئے اِس سفر اور اس کے نتائج کے متعلق وہاں کے نامور اخبارات کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے اور فرمایا وہاں کے اخبارات نے میرے متعلق جو تعریفی کلمات لکھے ہیں انہیں پڑھ کر مجھے اونٹوں پر موتیں سوار ہونے والی بات یاد آ جاتی تھی (جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے) حضور نے فرمایا انہوں نے مجھے نہیں دیکھا بلکہ انہوں نے وہ کچھ دیکھا جو خدا تعالےٰ انہیں دکھانا چاہتا تھا۔ اِس پر میرا دل اُس کی حمد سے بھر گیا۔

حضور ایدہ اللہ کی دوسری تقریر

جلسہ کے تیسرے دن (۱۳/۱/۶۸) کے دوسرے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ گزشتہ سال میں نے چند خطبات میں اُن مقاصد پر روشنی ڈالی تھی جن کا تعلق خانہ کعبہ کی از سرِ نو تعمیر سے تھا اور کسی قدر تفصیل کے ساتھ یہ بتایا تھا کہ یہ تمام مقاصد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کو حاصل ہوئے تھے۔ خیال تھا کہ آج کے دن اِس تمہید کے بعد میں ایک عملی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھوں گا لیکن ایک دن قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے میری توجہ اِس طرف پھیری کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے قوم میں بہت سی باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ میں نے غور کیا تو اِس سلسلہ میں نو باتیں میرے ذہن میں آئیں جن پر عمل کرنے اور اُن کو اپنی زندگیوں میں پختہ کرنے کے بعد جماعت اس منصوبہ پر جو میں ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں زیادہ بہتر طریق پر عمل کر سکے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے اور اس کے بندے دنیا کے دل اس کے لئے جیتیں اور بنی نوع انسان اسلام کے فیوض اور برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ ان برکات کے انتشار کے لئے اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد ان ۹ بنیادی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور یہ وہی خوبیاں ہیں جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں پائی جاتی تھیں۔ اور جن کے باعث اللہ تعالےٰ کا فضل ان کے شاملِ حال ہوا اور انہوں نے دنیا میں بے نظیر کامیابیاں حاصل کیں۔ یہ بنیادی خوبیاں یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالےٰ کی محبت ذاتی۔ (۲) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت (۳) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی جائے (۴) اُس عقل کا پیدا ہونا اور اسے منور اور روشن کرنا جو برائیوں سے روکتی ہے۔ (۵) تدبیر کو اس کے کمال تک پہنچانا (۶) مسابقت کی روح پیدا کرنا یعنی ہر شخص کوشش کرے کہ وہ دوسروں سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے والا بن جائے (۷) یہ جذبہ جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہو کہ ہم نے ساری دنیا میں پھیل جانا ہے۔ (۸) رضاکارانہ طور پر خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ (۹) توکل کو اس معیار پر پہنچایا جائے کہ جہاں صرف اور صرف خدا تعالےٰ پر ہی بھروسہ ہو اور دل اِس یقین سے پُر ہو کہ اللہ تعالےٰ ہمارا کارساز ہے اور وہ ہمارے سب کام کر سکتا ہے۔

یہ وہ بنیادی خوبیاں اور ان کی پُرمعارف تفصیلات بیان فرمانے اور یہ بتانے کے بعد یہ سب اوصاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں بدرجہ اتم پائے جاتے تھے حضور نے حاضرین کو دوبارہ اِس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ان خوبیوں کو پیدا کئے بغیر خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ پس ہم سب کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ جماعت کے ہر فرد میں یہ خوبیاں پیدا کر دے۔

حضور کی یہ پُرمعارف تقریر دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ احباب نہایت ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے عالم میں حضور کے ارشادات سے مستفیض ہوئے۔ فضا بار بار پُرجوش اسلامی نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ان کے ایمانوں کو ایک نئی تازگی ان کی روحوں کو بالیدگی اور خدمتِ اسلام کے عزائم کو نئی پختگی حاصل ہوئی۔ وہ کمال محویت کے عالم میں ان سرمدی نغمات پر جھومتے اور سر دھنتے رہے۔

تقریر کے آخر میں حضور نے احباب کو درد بھری دعاؤں سے نوازا اور پھر ایک پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد احباب کو واپس جانے کی اجازت عطا فرما کر انہیں بڑے ہی محبت و پیار کے لہجہ میں رخصت فرمایا۔

(باقی)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے آخری روز ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو جلسہ گاہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد صفیہ غزنوی صاحبہ بنت محترم نیک محمد خان صاحب غزنوی مرحوم کا نکاح احمد منان مرزا صاحب (ابن محترم مرزا عبد الرحمٰن صاحب مرحوم) حال مقیم انگلستان کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت فرمائے اور اسے اپنے فضل و کرم سے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴